Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

(ایڈیٹر): نسیم سیفی

فون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | سوموار ۲۷ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ ، ۳۱ وفا ۱۳۶۸ ہش ، ۳۱ جولائی ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۰۳

احمدی خواتین ایسا نمونہ پیش کریں کہ دینِ حق پر ہونیوالے اعتراضات جھوٹے ثابت ہو جائیں

احمدی عورت بامقصد زندگی بسر کرتی ہے اسے دنیا کی گہما گہمی میں حصہ لینے سے کوئی نہیں روکتا

حصولِ لطف کے طریق کا رخ پاکیزگی، لطافت اور نفاست کی طرف موڑ دیا جائے

جلسہ سالانہ امریکہ کے موقعہ پر ۲۴ جون ۱۹۸۹ء کو یونیورسٹی آف میری لین بالٹی مور میں

احمدی خواتین سے حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

حضور نے فرمایا کہ آپکے جلسہ کے احسن انتظامات دیکھ کر مجھے بے حد خوشی ہے ۔ اور اس بات کی بھی بہت خوشی ہے کہ لجنہ اماء اللہ امریکہ تمام دینی امور میں بہت عمدگی سے کام کر رہی ہیں. ناصرات جو کہ ہماری آئیندہ نسل ہیں کی تربیت کا خاص خیال رکھا جا رہا ہے . اور چھوٹی مجالس مثلاً راچسٹر اور نارتھ نیو جرسی وغیرہ بھی ترقی کے میدان میں آگے آ چکی ہیں . اور امید ہے کہ باقی تمام مجالس بھی اسی طرح ترقی پذیر ہونگی .

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے آزادی نسواں کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ یہ موضوع امریکہ میں بیحد ہر دلعزیز ہے . اور دنیا خصوصاً مغربی دنیا میں بڑی دلچسپی کا باعث بن رہا ہے . انسانیت کی تاریخ خصوصاً مذاہبِ عالم کی تاریخ کے گہرے مطالعہ اور موازنہ کے بعد آزادی نسواں اور خواتین کے حقوق کا سب سے بڑا پاسبان صرف ایک ہی وجود ملتا ہے . اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات ہے . لیکن مغرب میں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں. اسی طرح دین حق میں خواتین کے مقام کے بارہ میں بھی غلط تاثر قائم ہے . اور جتنی بڑی خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کے مقام کو بحال کرنے میں کی ہے . اتنا ہی آپؐ کو عورتوں کے حقوق کو تلف کرنے والے کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے . اس لئے احمدی خواتین کا یہ فرض ہے . کہ وہ اپنی عملی زندگی میں دینی تعلیمات کو اپنا کر مغربی دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشرہ پیش کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین حق پر عائد کردہ تمام الزامات از خود جھوٹے ثابت ہو جائیں ۔ اور دنیا یہ دیکھ لے کہ ہمارے مذہب میں عورت تمام صحتمند معاشرتی امور میں بھرپور حصہ لے سکتی ہے۔ اور دنیا کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ پیش کر سکتی ہے ۔ ایک ایسا نمونہ جو کہ خوشحال مطمئن اور قابل تعظیم ہو جس کا وقار پورے طور پر بحال کر دیا گیا ہو ۔ حضور نے فرمایا کہ دینی تعلیمات کو صرف نظریاتی طور پر پیش کر دینا ہی کافی نہیں بلکہ عملی رنگ میں دنیا کے کاموں میں صحتمندانہ حصہ دار بن کر قابل تقلید نمونہ پیش کرنا لازمی ہے اور یہ ثابت کرنا لازمی ہے کہ احمدی خواتین باقی تمام خواتین کے مقابل پر خوشحال اور مطمئن ہیں۔ یہ احمدی خواتین کا فرض ہے کہ وہ اپنے عملی نمونہ سے دینی تعلیم کی فوقیت ثابت کریں اور دین حق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و وقار کو بحال کریں. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بہترین اظہار یہی ہو سکتا ہے کہ آپ کے خلاف عائد کردہ تمام الزامات کا عملی رد دنیا کے سامنے پیش کر دیا جائے ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آزادی نسواں کے بلند دعووں کے باوجود مغرب میں خواتین سے انتہائی غیر منصفانہ سلوک جاری ہے اور مغربی معاشرہ میں عورت کو مردوں کے حیوانی جذبات کی تشفی کے طور پر ایک تفریح طبع چیز بنا کر رکھ دیا گیا ہے ۔ ریڈیو، ٹیلیویژن اور اشتہارات کو دیکھا جائے تو نظر آتا ہے کہ کسی مشروب کی فروخت بھی اسوقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ایک ننگی عورت کی تصویر نہ پیش کی جائے ۔ اس طرح عورتوں کے وقار کو بہت بڑا نقصان پہنچ رہا ہے ۔ تمام

باقی صـ۵ پر

اخبار احمدیہ

سیدنا و امامنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ آجکل احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے دورے پر ہیں خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے

• مکرم عبد القدیر صاحب اسیر راہِ مولیٰ ساہیوال جیل میں بعارضہ بخار اور یرقان بیمار رہے ہیں اب پہلے سے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت اور تندرستی عطا فرمائے ۔ اور باعزت بریت کے سامان پیدا فرمائے. ان کے والد مکرم عبد الرحیم مجاہد صاحب آنکھ کے اپریشن کے لئے لاہور جا رہے ہیں۔ انہیں بلڈ پریشر اور شوگر بھی ہے احباب کی خدمت میں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

• مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب اور ان کے بھائی مکرم قمر الحق صاحب بٹ آف یزمان کے خلاف مقدمات کا عنقریب فیصلہ ہونے والا ہے ۔ احباب ان کی بریت کے لئے دعا کریں

• میرے والد بزرگوار مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر مال کی دائیں آنکھ کا اپریشن مورخہ ۱۱ جولائی ۸۹ء کو ہوا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے ۔

سید افضال احمد پاشا سید کارپوریشن بلاک ۱۸ اسلام آباد

• مکرم ناصر احمد صاحب سعید حافظ خاص کے والد مکرم چوہدری تاج الدین صاحب مورخہ ۲۳ جولائی کو وفات پا گئے ۔ ۲۴ جولائی کو بعد نماز مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ موصوف ربوہ کے ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے ۔

نہائت سادہ طبیعت اور درویشانہ زندگی گزارنے والے تھے ۔ نماز باجماعت کی پابندی کا خاص اہتمام کرتے ۔

مکرم ناصر احمد صاحب سعید ان کی واحد نرینہ اولاد ہیں ۔ ان کے علاوہ دو بیٹیاں مکرمہ ناصرہ صاحبہ زوجہ عبد الغفور صاحب اور مکرمہ امۃ اللہ نسرین صاحبہ ہیں ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے ۔ اور اپنی آغوش رحمت میں جگہ عطا فرمائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ وفا ہش ۱۳۶۸ ۳۱ر جولائی ۱۹۸۹ء

چک سکندر کی بہیمانہ واردات

آپ کسی کو خط لکھیں اور جواب نہ ملے تو کتنی کوفت ہوتی ہے۔ آپ تار دیں اور آپ کی طرف توجہ نہ کی جائے تو دل کو کتنا دکھ ہوتا ہے۔ آپ روزانہ تاریں دیں اور بارہ بارہ تاریں دیں اور ان میں ظلم اور تشدّد کی طرف توجہ دلائیں اور ان کی رسید تک نہ ملے تو آپ کیا کہیں گے۔ آپ کا دل چھلنی ہو جائے گا۔ اور جب یہ تاریں حکومت کے ذمہ دار افسروں کو دی جائیں بلکہ ان لوگوں کو دی جائیں جو مجسّم حکومت ہوں اور ان کی طرف سے کوئی جواب نہ آئے۔ کوئی داد رسی نہ ہو تو اپنے آپ کو کیا کہا جائے اور ایسی حکومت کے متعلق دل میں کیسے کیسے خیال نہ آئیں۔

اس وقت احمدیہ جماعت کے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔ چک سکندر میں انتہائی بربریت کا مظاہرہ ہوا۔ گھر لوٹے اور جلائے گئے۔ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو ظلم و تشدّد کا نشانہ بنایا گیا۔ اور ان میں سے بعض کو گولی کا نشانہ بنا کر ہلاک بھی کر دیا گیا۔ اور تو اور اس تشدّد کی زد میں جانور بھی آئے انہیں نہ صرف گولیوں سے چھلنی کیا گیا بلکہ زندہ جلایا بھی گیا۔ حکومت اس سے بے خبر تو نہیں ہو سکتی کیونکہ حکومت کا ایک بازو اس ساری کارروائی میں۔ یا خاموش تماشائی رہا یا کسی نہ کسی رنگ میں ممد و معاون بھی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ حکومت اس سانحہ سے پریشان ہو جاتی اور اس سلسلہ میں کچھ کرنے کے لئے بھاگتی دوڑتی نظر آتی۔ لیکن نہ صرف یہ کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ جماعت کی طرف سے دی گئی تاروں کی (تا حال) رسید بھی نہیں ملی۔ کسی کو ایک لفظ ہمدردی کا کہنا نصیب نہیں ہوا۔

ہم تو یہ ظلم برداشت کر لیں گے۔ لیکن ظلم کرنے والے اور ظلم دیکھ کر خاموش رہنے والے اور حکومت کے وہ افسر جو اس موقعہ پر ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ ان کے ساتھ خدا کیا سلوک کرے گا یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ تاریخ سے پوچھئے۔

○

اس قدر تو حوصلہ افزائی فرمائیں گے آپ
ہم اگر روئے تو آنسو پونچھنے آئیں گے آپ
مسکرانے کی یہ مجبوری ہمیں لاحق ہوئی
ہم ہوئے ناخوش تو گھبرائیں گے آپ

ــــ ابوالاقبال ــــ

○

دِل سجاؤں کہ گھر سجاؤں میں
چاند تاروں کو توڑ لاؤں میں

ہے خبر گرم اُنکے آنے کی
ہر گلی میں دیئے جلاؤں میں

سُرخ قالین کوئی چیز نہیں
کہکشاں راہ میں بچھاؤں میں

میں تو پلکوں سے راہ صاف کروں
گردِ رہ ہاتھ سے اُٹھاؤں میں

وہ تو پوچھیں گے مجھ سے ہر اِک بات
اتنی ہمّت کہاں سے لاؤں میں

میری ہر اِک دُعا ہے ان کیلئے
ہر اثر میں اُنہیں کو پاؤں میں

دل کی دھڑکن ہو اُن سے ہم آہنگ
ان کو ہر سانس میں بساؤں میں

میرا اتنا خیال رکھتے ہیں
کیوں نہ ہر اِک کو یہ بتاؤں میں

دوستو مجھ سے کوئی بات کرو
اُنکی باتیں تمہیں سناؤں میں

میں تو وارفتہ ہو گیا ہوں نسیمؔ
ہوش میں خود کو کیسے لاؤں میں

نسیمؔ سیفی

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناروے میں صدسالہ جشن تشکر

ناروے میں احمدیہ صدسالہ جشن تشکر کے بارے میں بعض اخبارات کی رپورٹیں ہدیہ قارئین کی جاتی ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھیں الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۸۹ء۔

اپنی ۲۲ مارچ ۱۹۸۹ء کی اشاعت میں "سورلینڈیٹ" لکھتا ہے۔

ہمارے لئے اس سے بڑھ کر تکلیف دہ کوئی بات نہیں کہ ہماری کردار کشی کی گئی اور ہمارے مذہب کو بدنام کیا گیا۔ آپ ناروے کے لوگ ہم سے ہرگز مت ڈریں۔ ہم کوئی اتنے بُرے لوگ نہیں ہمارا کام صرف اتنا ہی ہے کہ اپنے مذہب کی حسین تعلیم کو کھلے دل کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کریں اور سمجھائیں۔ یہ بات احمدیہ لیڈر رفیق احمد فوزی نے کہی۔ ان دنوں یہ اپنی ۱۰۰ سالہ تقریبات منا رہے ہیں جن میں KRISTIANSAND کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔

"ہم سلمان رشدی کا جواب ایک کتاب سے دیں گے۔ ہم کسی کی جان نہیں لیں گے۔" رفیق احمد فوزی نے کہا کہ یکم اپریل کو احمدی اپنی ۱۰۰ سالہ تقریبات کے موقع پر لائبریری میں ایک نمائش لگا رہے ہیں۔ اس روز ایک سو سال قبل مرزا غلام احمد نے اس جماعت کی بنیاد رکھی

KRISTIANSAND میں ۴۴ احمدی ہیں ۱½ سال قبل یہ یہاں آئے اور اب تک ۱۵ کو (اب ۲۱ کو) یہاں مستقل قیام مل چکا ہے باقی منتظر ہیں۔ اپنے وطن پاکستان میں ان کو مذہبی آزادی نہیں ہے۔ یہاں ان کو اس طرح تقریبات کے مواقع ملے ہیں یہ کوئی آسان بات نہیں

رفیق احمد فوزی کا کہنا ہے کہ۔ احمدیہ جماعت کا آغاز ہندوستان سے ہوا اور پاکستان میں احمدیوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ یکم اپریل کو لائبریری میں لگنے والی نمائش KRISTIANSAND سے NORVIR تک ملک بھر میں لگنے والی نمائشوں میں سے ایک ہے ڈپٹی میئر HARALD SODAL۔ اس نمائش کا افتتاح کریں گے۔

"اور فادرے سینڈ رویز" اپنی ۲۹ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

SOGNE۔ ہم ۲۳ مارچ کو جماعت کے قیام پر ۱۰۰ سال پورے ہونے پر جوبلی منا رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم نے کامیابی سے ۱۰۰ سال پورے کئے ہیں۔ جب یہ جماعت شروع ہوئی تو صرف ایک آدمی تھا آج ہم ایک کروڑ ہیں۔ ہمارے مشن اور بیوت الذکر دنیا کے ۱۲۰ ممالک میں ہیں۔ عیسائیت کو مکمل غلبہ حاصل ہوتے میں ۲۰۰۰ سال لگے ہم کو بھی غلبہ پانے کیلئے کم از کم اتنا وقت چاہیئے۔ ان خیالات کا اظہار رفیق احمد فوزی صدر جماعت احمدیہ KRISTIANSAND نے اخبار FOEDRELANDZVENNEN سے کیا۔

KRISTIANSAND کے ۴۴ احمدیوں نے AGDER FOLREHOGKOLE SOGNE میں ایسٹر کی جمعرات کو اپنی جوبلی منائی۔ اس سلسلہ کی ایک اور تقریب جس میں نارویجین اور دوسری قوموں کے لوگ شریک ہوں گے یکم اپریل کو KRISTIANSAND لائبریری میں نمائش کے افتتاح کی صورت میں ہوگی۔

احمدیہ لیڈر نے اس تقریب کا آغاز لوائے احمدیت کے لہرانے سے کیا۔ جس میں بدر، منارہ، ہلال اور ستارہ کا نشان ہے۔ جس کے بعد سب احمدیوں نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی آدمی اور بچے سامنے جھنڈے کے نیچے کھڑے تھے خواتین ذرا فاصلے پر کھڑی تھیں۔

اس کے بعد کی تقریب سکول کے اندر منعقد ہوئی۔ جس کے آغاز میں لنڈن سے امام جماعت احمدیہ کا ایک پیغام ویڈیو پر جو کہ اس موقعہ کے لئے خاص تھا سنایا گیا۔

یہی اخبار اپنی ۳ اپریل کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔

ایک عیسائی ہونے کے ناطے یہ ایک خاص موقع ہے میرے لئے کہ میں احمدیوں کی اس نمائش کے افتتاح کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔ یہ نمائش ہمیں ایک نئی زندگی کی راہ دکھاتی ہے جہاں ہم ایک دوسرے کی عزت کرتے ہوئے ساتھ ساتھ رہنا سیکھیں یہ ہماری نسل کے حوصلے کا مظاہرہ ہے لاعلمی خوف پیدا کرتی ہے۔ یہ نمائش ایک نارویجین کے ذہن سے لاعلمی اور خوف کو دور کرنے کا باعث ہوگی۔ اس قسم کا خوف ایک جھوٹا اور مصنوعی خوف ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈپٹی میئر HARALD SOIDAL نے ہفتہ کے روز KRISTIASAND لائبریری میں احمدیہ نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔

افتتاحی تقریب میں پہلے مسعود اکرم نے تلاوت قرآن کریم کی اس کے بعد KRISTIASAND میں احمدیوں کے راہنما نے امیر نور احمد بولستاد اور دیگر مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ پہلے امیر صاحب نے جماعت کا مختصر تعارف کرایا۔ اس کے بعد ڈپٹی میئر نے نمائش کا افتتاح فرمایا۔ یہ نمائش دو ہفتہ جاری رہے گی۔ اس نمائش میں قادیان انڈیا سے۔ جماعت کا آغاز اور بہت سے تراجم قرآن رکھے گئے ہیں۔ ڈپٹی میئر کو بھی قرآن کریم کا ایک تحفہ پیش کیا گیا۔

میں ایک نارویجین ہونے کے ناطے کیوں احمدیت میں داخل ہوا یہ ۳۲ سال قبل ۱۹۵۷ کی بات ہے۔ جو بات میرے لئے ضروری ہے وہ خدا کی پکڑ ہے میں تثلیث سے مطمئن نہ تھا۔ احمدیت نے مجھے ایک اور صرف ایک خدا دیا اور جیسے جیسے میں نے حضرت محمد صلعم کی زندگی کا مطالعہ کیا اتنا ہی مجھ پر روشنی کھلتی گئی۔ ان خیالات کا اظہار نارویجین نیشنل امیر نور احمد بولستاد نے کیا۔

ناروے میں ۴۶۶ رجسٹرڈ ممبر ہیں غیر رجسٹرڈ ملا کر کل ممبران کی تعداد ۶۵۰ ہو جاتی ہے KRISTIANSAND میں صرف پاکستانی ممبر ہیں۔ لیکن ملک میں کچھ افریقن بھی احمدی ہیں۔ نارویجین احمدیوں کی تعداد ۱۰/۱۱ کے قریب ہے جو کہ مہاجرین اور تارکین وطن سے شادی کئے ہوئے ہیں۔

یہ نمائش احمدیت کے ۱۰۰ سال پورے ہونے پر لگائی جارہی ہے یہ دوسرے شہروں میں بھی لگائی جائے گی لیکن سب سے پہلے KRISTIANSAND میں لگائی گئی جس کا اعزاز یہاں کے مستعد صدر رفیق احمد فوزی کو جاتا ہے۔

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

احمدیت نے بنی نوع انسان کو کیا دیا؟

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے جیسا کہ ہمارا ایمان و یقین ہے۔ اس زمانہ میں بنی نوع انسان کی اصلاح اور بہبود کیلئے مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ ایک ایسا معاشرہ تشکیل دینا مقصود تھا جو تمام بداعمالیوں اور بداخلاقیوں سے پاک اور منزّہ ہو جس میں انسان اپنے اعمال، اخلاق اور کردار کے لحاظ سے دینِ حق کا ایک جامع نمونہ پیش کر رہا ہو۔

چنانچہ آپ کی تعلیمات نے حق کا اصل سرچشمہ اور منبع خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن شریف اور اس کے محبوب اور مقصود رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی ہیں۔ دنیا میں ایک عظیم روحانی اور اخلاقی انقلاب برپا کر دیا۔

آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ایک ایسی جماعت قائم فرما دی جو عملی۔ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے دنیا کے لئے ایک نمونہ بن گئی۔ ان میں سے صدہا ایسے تھے جو احمدیت سے قبل مختلف قسم کی معاشرتی برائیوں میں مبتلا تھے۔ چوری۔ شراب نوشی۔ قمار بازی۔ ظلم و تعدی ان کا شیوہ تھا اور کئی ایک اور جرائم میں ملوث تھے۔ مگر احمدیت کی آغوش میں آنے کے بعد ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ اور وہ سب برائیوں سے تائب ہو کر پہلے با اخلاق انسان بنے پھر باخدا انسان بن گئے۔ تقویٰ اور طہارت اور عبادات اور دیانت و امانت میں ان کو ایک مثالی حیثیت حاصل ہو گئی۔

آپ کی ان روحانی تاثیرات کا دائرہ انڈو پاکستان سے نکل کر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق اتنا وسیع تر ہوتا چلا گیا کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کا شاذ ہی کوئی ایسا ملک ہوگا جس میں آپ کے دامن سے وابستہ ہو کر دینِ حق کا ایک کامل نمونہ پیش کرنے والے وجود نہ ہوں یا جن کی زندگیاں روحانی اور اخلاقی اقدار کا ایک مجسم نمونہ نہ بن چکی ہوں

ذیل میں اس قسم کا ایک واقعہ افریقہ سے ایک مخلص اور فدائی قسم کے احمدی دوست کا پیش کرنا مقصود ہے۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے ملک سیرالیون میں ایک لمبے عرصہ تک اصلاح و ارشاد اور خدمتِ دین کے کام کی توفیق مل چکی ہے۔ یہ ملک چونکہ ایک لمبے عرصہ تک برطانوی تسلط کے تحت رہا

چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ لہذا وہاں مغربیت کی تمام تر معاشرتی برائیوں کا برملا اظہار ہوتا ہے۔ ایسے ماحول میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متبعین کی ایک ایسی جماعت قائم ہو چکی ہے جس کے افراد ان عادات سیئہ کو خیر باد کہہ کر اپنے اعمال۔ اخلاق اور کردار میں دینِ حق کا ایک روشن نمونہ بن چکے ہیں۔

جب میں پہلی بار دسمبر ۱۹۵۲ء میں سیرالیون گیا تو میری تقرری مشرقی صوبہ کے ایک قصبہ باجے بو ([illegible]) میں ہوئی۔ وہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک مخلص جماعت موجود تھی جس کے پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف ناصر الدین کینیما گامانگا تھے۔ جو نہ صرف اپنی ریاست کے نواب تھے بلکہ پارلیمنٹ کے ممبر بھی تھے۔

مجھے باجے بو کی جماعت کی تعلیم و تربیت کے علاوہ ارد گرد کے گاؤں میں بھی دورہ پر جانا ہوتا تھا اور یہ سفر زیادہ تر پیدل کرنا پڑتا کیونکہ اسوقت ٹرانسپورٹ وغیرہ میسر نہیں تھی۔ ان سفروں کے دوران میرے ساتھ ایک لوکل معلم پاسوری پابنگورہ بطور ترجمان جاتے یہ ایک بزرگ انسان تھے اور احمدیت کے حقیقی رنگ میں فدائی اور شیدائی تھے۔ وہاں یہ عام دستور تھا کہ جب ہم کسی گاؤں جاتے تو سب سے پہلے وہاں کے چیف سے مل کر اپنے پروگرام سے اسے آگاہ کرتے جس پر وہ سارے گاؤں میں اعلان کروا دیتا کہ شام کو سب لوگ ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ احمدیہ مربی ان سے خطاب کریں گے۔ لہذا شام کے وقت سب گاؤں کے لوگ جن میں مرد عورتیں بلا تمیز مذہب و ملت بغیر از جماعت عیسائی اور لا مذہب ایک کھلی جگہ جمع ہو جاتے۔ کرسیوں وغیرہ کے انتظام کی ضرورت نہیں ہوتی تھی کیونکہ ہر شخص اپنے بیٹھنے کے لئے سٹول یا کرسی بھی خود ہی ساتھ لاتا۔ خطاب کے بعد سوال وجواب کی محفل لگتی۔

اس قسم کی ایک مجلس میں ایک بار ایک گاؤں میں جب خاکسار نے تقریر ختم کی تو ایک دوست کھڑے ہو گئے کہ مجھے ایک سوال کرنا ہے۔ اس نے کہا کہ "اگر میں احمدی ہو جاؤں تو مجھے کیا حاصل ہوگا" جب میں اس سوال کا جواب دینے لگا تو پاسوری پابنگورہ کہنے لگے ٹھہریں میں اس سوال کا جواب دیتا ہوں۔

چنانچہ انہوں نے جواب میں کہا کہ "اگر تم احمدیت قبول کر لو تو تم بھی پاسوری پابنگورہ بن جاؤ گے"۔ سائل نے کہا کہ مجھے تو اس جواب کی سمجھ نہیں آئی۔ لہذا پاسوری پابنگورہ نے اپنے جواب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ جب میں نے ابھی احمدیت قبول نہیں کی تھی تو مجھ میں قسما قسم کی برائیاں پائی جاتی تھیں خدا تعالیٰ سے تو تعلق کا سوال ہی نہیں تھا۔ شراب میں پی لیتا تھا۔ جھوٹ بول لیتا تھا اور کئی ایک مقدمات میں ملوث رہتا اور کورٹ میں پیشی رہتی جس کی وجہ سے مجھے زندگی میں کوئی سکون حاصل نہیں تھا مگر خدا کا شکر ہے کہ جب سے مجھے احمدیت کی نعمت نصیب ہوئی ہے اور مجھے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ ہونے کی توفیق ملی ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے میرے اندر ایک عجیب روحانی انقلاب برپا ہو گیا ہے۔ میں ان جملہ برائیوں سے تائب ہو چکا ہوں اور انہیں خیرباد کہہ چکا ہوں۔ قرآن مجید جیسی الٰہی کتاب مجھے پڑھنے کی توفیق مل چکی ہے۔ پانچ وقت نماز اور تہجد کی مجھے توفیق مل رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین پیدا ہو چکا ہے جو میری دعائیں سنتا ہے اور ایک ایسی پرسکون زندگی حاصل ہو چکی ہے جس کا مجھے پہلے تصور بھی نہیں تھا۔

یہ وہ نعمت ہے جو تم کو خدا تعالیٰ نے چاہا تو حاصل ہو جائیگی۔ اگر تم احمدیت قبول کر کے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ"۔ پاسوری پابنگورہ کے اس جواب کا اتنا اثر ہوا کہ اس شخص کے علاوہ بعض اور دوست بھی اسی وقت بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

پس پاسوری پابنگورہ جو اب فوت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ جنت میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت تھے اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسا ہی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

کوئی مشورہ؟

اگر کسی معمر شخص کی یادداشت کی یہ کیفیت ہو جائے کہ انہیں بہت پرانی باتیں تو یاد ہوں لیکن قریب زمانے کی باتیں ذہن میں نہ آتی ہوں تو اسکی وجوہ پر غور کرنے کی تو انہیں کوئی ضرورت نہیں ہوگی لیکن اگر علاج ممکن ہو تو وہ اس پر توجہ دیں گے۔

کیا کوئی دوست اس سلسلے میں اپنے مفید مشورہ سے نواز سکتے ہیں۔

(ادارہ الفضل)

انسان کی سعادت اچھا خلق ہے اور اس کی شقاوت بدخلقی ہے۔

یاد رفتگاں

ملک سلطان احمد معلم وقف جدید

مکرم فضل دین صاحب طارق کنری سندھ کا ذکرِ خیر

خاکسار کو صرف ۲ سال برادرم فضل دین صاحب طارق کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ ۱۹۸۱ء اور ۱۹۸۲ء میں جبکہ خاکسار گوٹھ علم الدین میں بطور معلم وقف جدید موجود تھا۔ محترم فضل دین صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر وقت احمدیت کی خدمت کے لئے کمربستہ رہتے۔ جب بھی کوئی جماعت کا کام ہوتا۔ آپ اسی وقت تیار ہو جاتے۔ آپ احمدیت کا وسیع مطالعہ رکھتے اور اس سلسلہ میں آپ نوٹ بکیں رکھتے جس میں مختلف سوالوں کے جواب لکھے ہوتے۔ حلقہ کنری میں دورے کرنا خاص کر گوٹھ علم الدین میں آپ اکثر آتے رہتے اور مختلف پروگرام بنتے رہتے مجلس مذاکرہ۔ تربیتی اجلاس وغیرہ

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دلیر اور بہادر تھے۔ حقیقی معنوں میں داعی الی اللہ تھے۔ دعوت الی اللہ کے موقعوں کی تلاش میں رہتے۔ آپ دنیاوی کاروبار کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ جب بھی کوئی ایسا موقعہ آتا آپ مستعد اور بہادر خدا کے سپاہی کی طرح دعوت الی اللہ میں لگ جاتے۔ محترم فضل دین صاحب طارق سست احمدی بھائیوں کو خوب بیدار کرتے گوٹھ علم الدین کے احمدی بھائیوں کی تعلیم و تربیت میں خوب حصہ لیتے۔

آپ کنری میں اور ضلعی مجلس عاملہ میں کئی عہدوں پر مقرر رہے۔ نہایت اخلاص سے خدمت دین سرانجام دیتے۔ حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر کے مطابق آپکی زندگی تھی۔

خدمتِ دیں کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

آئمہ احمدیت سے دلی وفا کا مقام رکھتے تھے اور پوری کوشش کرتے کہ پیارے امام کے ہر ارشاد کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ واقفینِ زندگی کی دلی طور پر آپ عزت اور احترام کرتے۔ اس بڑھاپے میں جبکہ آپ کی عمر ۸۰ سال کے قریب ہو رہی تھی۔ آپ واقعۃً جوانوں کے جوان تھے۔ دین کی خدمت کے سلسلہ میں عاجز نے ان کو دیکھا کہ نہ سردی کی پرواہ نہ گرمی کی پرواہ۔ ہر حالت میں خدمتِ دین کو مقدم کرتے۔ اگر کوئی جماعتی پروگرام رکھا جاتا تو وقت کی پوری پابندی کرتے۔

احمدی بھائیوں کے دکھ اور سکھ شادی اور غمی میں پوری کوشش سے شریک ہوتے ایسے موقعوں پر اکثر دعوت الی اللہ کے پروگرام بن جاتے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

ملک سلطان معلم وقف جدید

ملک شہزادہ نسوآنہ کی یاد میں

عاجز کے والدِ محترم کو خدا تعالیٰ نے ۱۹۳۲ء کے قریب احمدیت کی نعمت عطا کی

۲۔ ہمارے علاقہ میں ملک حسن خاں صاحب ریحان چھنی تاجہ اور چوہدری سعد عالم صاحب کالووال اور چوہدری شیر محمد باجوہ چک نمبر ۲۳ جنوبی سرگودھا۔ یہ تینوں بزرگ داعی الی اللہ تھے۔ ان تینوں بزرگوں کا گزر گاہے بگاہے پکہ نسوآنہ ہوتا رہتا۔ عاجز کے تایا جان کچھ پڑھے ہوئے تھے۔ یہ بزرگ اخبار الفضل بھی پڑھنے کو دیتے۔ خاکسار کے والد صاحب ان پڑھ تھے۔ الفضل کے متعلق پوچھتے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے۔ تایا جان نے ایک دن حضرت بانی سلسلہ کی بعثت اور دعاوی کا ذکر کیا کہ جس کی انتظار تھی وہ قادیان شریف میں آگیا ہے۔ میرے والد صاحب اپنی سعید فطرت کے پیش نظر قادیان جانے کے لئے تیار ہو گئے والد صاحب کو بتایا گیا کہ دسمبر میں بہت بڑا جلسہ ہوتا ہے۔ اسوقت جاؤ۔ ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان شریف چلے گئے جب وہاں کا ماحول اور پیارے امام حضرت فضلِ عمر کی زیارت ہوئی تو دل نے گواہی دی کہ یہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور سچا ہے۔ آپ نے پہلی دفعہ ہی جلسہ پر بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد جب گاؤں واپس آئے تو مخالفت بھی بہت چل پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ثابت قدم رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو بڑھایا۔ آج اس حلقہ میں سینکڑوں کی تعداد میں احمدی موجود ہیں۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت فضلِ عمر سے ملاقات ہوئی۔ تو حضور انور نے آپ کا نام پوچھا۔ عاجز کے والد صاحب نے عرض کی حضور مجھے ملک سجادہ نسوآنہ کہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہم آپ کا نام ملک شہزادہ نسوآنہ رکھتے ہیں۔ بس اس دن سے آپ ملک شہزادہ کہلانے لگ پڑے۔

احمدیت کی نعمت جب آپ کو نصیب ہوئی تو آپ نے رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔ مختلف موقعوں کی تلاش میں رہتے کہ کس طرح دعوتِ الی اللہ کی جائے۔ خدا تعالیٰ نے اس کوشش میں بڑی برکت ڈالی اور اچھی خاصی جماعت بن گئی آپ پنجابی طرز پر دعوت الی اللہ کرتے۔ پنجابی شاعر عادل کی کتاب "جٹ جبھہ" تقریباً زبانی یاد تھی وہ بھی علاقہ میں سناتے۔

ایک دعوت الی اللہ کا واقعہ محترم والد صاحب سنایا کرتے۔ گاؤں پکہ نسوآنہ میں مکرم ملک گل محمد صاحب ولد مکرم ملک حاجی جلال اہل سنت والجماعت کی شادی کی تقریب ۱۹۴۵ء کے لگ بھگ ہوئی مکرم ملک گل محمد صاحب رئیس پکہ نسوآنہ نے انتظامی سربراہ عاجز کے والد صاحب کو بنایا۔ ملک گل محمد صاحب کی خاص اجازت سے دعوت الی اللہ کا بہت بڑا پروگرام بنایا۔

محترم والد صاحب نے حضرت فضلِ عمر کو قادیان شریف خط لکھا کہ کسی عالم کو اس موقعہ پر بھجوا دیا جائے۔ حضور انور نے حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب کو ارشاد فرمایا حضرت قاضی محمد نذیر صاحب عین موقعہ پر پہنچ گئے۔ دوسری طرف سے لنگر مخدوم کے خطیب اور مفتی مولوی محمد صاحب جو کہ سنت اہل جماعت تھے وہ تشریف لائے۔ ثالث کے طور پر رائے خان محمد صاحب بھٹی آف کوٹ سلطان مقرر ہوئے جو بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں شامل ہو گئے۔

احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر

جب جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد بڑھے تو آپ نے علیحدہ بیت الذکر کی تعمیر کی کوشش شروع کر دی۔ اس راہ میں آپ کو بے حد مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید کی اور بیت الذکر کی تعمیر ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ جذبہ عطا کیا تھا کہ پوری کوشش کرتے کہ نماز باجماعت ادا کی جائے۔ جماعت کے دوستوں اور اپنی اولاد کو بھی بڑا پابند کرنے کی کوشش کرتے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے حلقہ گاؤں پکہ نسوآنہ میں چار بیت الاحمدیہ موجود ہیں۔

مالی قربانی میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ربوہ کو مرکز بنایا تو آپ کی دلی خواہش ہوتی کہ اپنے پیارے امام کی اقتدا میں جمعہ ادا کیا جائے۔ آپ اکثر گھوڑے پر تشریف لاتے۔ صبح گاؤں سے روانہ ہوتے اور جمعہ کی ادائیگی کے بعد شام تک واپس گاؤں پہنچ جاتے۔ راستے میں آتے جاتے دعوت الی اللہ بھی جاری رہتی لنگر خانہ کی انتظامیہ کے لئے بہت مشکور اور ممنون رہتے۔

جلسہ سالانہ پر غیر از جماعت احباب کو لانا۔

اس زمانہ میں سڑکوں کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ عموماً کچے راستے تھے۔ آپ قافلہ کی صورت میں ربوہ جلسہ سالانہ پر آنے کا پروگرام بناتے۔ اپنے غیر از جماعت عورتوں اور مردوں کیلئے آپ اونٹ کرایہ پر حاصل کرتے اور اسی طرح گھوڑوں کا بندوبست کرتے۔ جن پر بستر اور مہمان دوست سوار ہوتے والد صاحب اور دیگر احمدی بھائی اکثر پیدل چلتے۔ عاجز کو بھی پکہ نسوآنہ ضلع جھنگ سے پیدل چل کر ربوہ کئی دفعہ آنے کا موقعہ ملا۔

وقف۔ آپ کی دلی خواہش تھی کہ میرے بچوں میں سے خدا تعالیٰ کسی کو وقف کی توفیق دے اور اس سلسلہ میں دعا بھی بہت کرتے آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو سن لیا۔ اس وقت عاجز کے علاوہ دو پوتے بھی آپ کے واقف زندگی ہیں۔

آخر پر احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احمدیت کا سچا خادم بنائے اور احمدیت کے مرتے دم تک وفادار رہیں۔

اعلان دار القضاء

مکرم چوہدری محمد عبد الغنی صاحب ایڈووکیٹ جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۱۲/۱۲ محلہ دار الصدر شرقی ربوہ کا انتقال مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق کیا جائے۔

(۱) فرنٹ والا نصف حصہ بنام

۱۔ چوہدری عبد الجبار صاحب

۲۔ (۱) ڈاکٹر محمد عبد الخالق صاحب
(۲) چوہدری محمد عبد المالک صاحب
(۳) چوہدری محمد عبد الرزاق صاحب
پسران چوہدری عبد الغنی صاحب ایڈووکیٹ

(۲) دوسرا نصف یعنی عقبی حصہ بنام مقصود احمد صاحب ولد عبد الحمید صاحب

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

تحریک جدید میں شمولیت کیوں ضروری ہے

(۱) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئیگا اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھو یا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

(ب) "کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے کہ اس تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لیں۔

(خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

اطفال کی رخصتوں سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ وقار عمل کروائے جائیں۔ ہر ماہ کم از کم دو وقار عمل کروا کر ان کی رپورٹ مرکز کو ارسال کی جائے

(سیکرٹری وقار عمل مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

عملوں کی جزا انسان کی نیت پر منحصر ہے۔

بقیہ: دورہ امریکہ

یورپ اور امریکہ میں معصوم بچیاں مردوں کی شہوانی ہوس کا شکار بن رہی ہیں۔ اور کم سن بیٹیوں کی عزت ان کے اپنے باپوں کے ہاتھوں محفوظ نہیں رہی۔ اس لئے مغرب کے آزادیٔ نسواں کے تمام دعوے جھوٹے اور محض ڈھونگ ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مرد و زن کو الگ الگ مقاصد کیلئے پیدا کیا ہے اور ان کی فطری ذمہ داریوں کے دائرے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ خواتین پر بچوں کی پیدائش اور ان کی نشوونما کی بڑی بھاری ذمہ داری ہے۔ اس لئے قرآن پاک میں انکو معاشی ذمہ داری ادا کرنے سے مبرا قرار دیا گیا ہے۔ انہیں ذرائع معاش میں حصہ لینے کی اجازت تو ہے لیکن یہ بات بحیثیت ذمہ داری ان پر عائد نہیں کی گئی۔ خواتین کو ہمارا دین صحت مندانہ زندگی کی تگ و دو میں حصہ لینے سے قطعاً نہیں روکتا۔ لیکن مرد و زن کے درمیان فطری اختلافات کے پیش نظر بعض پابندیاں ضرور عائد کرتا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مسجد نبوی میں مردوں کے درمیان گتکا کے کھیل کو دیکھنے کی اجازت اپنی ازواج مطہرات کو عنایت فرمائی تھی۔ مگر مردوں کو عورتوں کے کھیل دیکھنے کی اجازت نہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ فطری طور پر مرد کی نگاہ جب عورت پر پڑتی ہے تو فوری طور پر بعض خیالات اس کے ذہن میں آجاتے ہیں مگر اس کے مقابل پر عورت پر ایسا اثر نہیں پڑتا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی خواتین تمام دنیا کی عورتوں سے زیادہ سکون و اطمینان کی مالک ہیں۔ اگر مغرب خوشی ماپنے کا کوئی آلہ ایجاد کر سکے تو ثابت ہو جائے گا۔ کہ احمدی خواتین کے حصہ میں خوشی اور اطمینان قلب کا سب سے بڑھ کر حصہ آیا ہے۔ کیونکہ وہ ایک بامقصد زندگی بسر کرتی ہیں اور ان کو زندگی کی عام گہما گہمیوں میں حصہ لینے سے کوئی نہیں روکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مغرب میں خوشی، لطف اور حظ اٹھانے کے سارے معیار الٹے ہو چکے ہیں اور بے حیائی اور حیوانیت میں ترقی کے ذریعے وہ لطف اندوز ہونے کی کوشش میں ہیں اور مغرب کے تمام ذرائع ابلاغ اس بے راہ روی کو تقویت پہنچانے میں اور لذت کے اخلاق سوز طریق مشتہر کرنے میں دن رات مصروف ہیں اور اس گھناؤنے پن کی کوئی آخری حد نظر نہیں آتی اور جسمانی لطف کے حصول کے انتہائی بہیمانہ اور تکلیف دہ طریقے اپنائے جا رہے ہیں۔ اس بڑھتی ہوئی بیماری کا ایک ہی علاج ہے کہ حصولِ لطف کے طریق کا رخ پاکیزگی اور لطافت اور نفاست کی طرف موڑ دیا جائے اور خوشی کے حصول کے صحیح معیاروں کو اپنایا جائے۔ اگر احمدی خواتین زندگی کے حقیقی معنوں کو سمجھ کر اپنے دین کو صرف نظریاتی طور پر نہیں بلکہ دینی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی میں سمو کر دنیا کے سامنے پیش کریں تو آزادیٔ نسواں اور عورتوں کے حقوق کے بارہ میں آپ مغرب کے لئے قابل تقلید نمونہ بن جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

● مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب، عمر کوٹ:

ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے روزنامہ جنگ کراچی کا ایک تراشہ ہمیں ارسال فرمایا ہے ہم نے اس سے پہلے کئی بار گزارش کی ہے کہ اگر دوست ہمیں اخبارات کے تراشے ارسال فرمایا کریں تو ہمارے قارئین کو ایک وسیع تر اخباری اور ادبی حلقے سے روشناسی کا موقعہ مل سکے گا۔

● مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی اسیر راہ مولا!

اپنے حالیہ خط میں تحریر فرماتے ہیں "کافی عرصے سے آپ کی خدمت میں بذریعہ خط و کتابت رابطہ قائم کرنے کا ارادہ تھا۔ مگر آج اس شوق کی تکمیل میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ جہاں روزنامہ الفضل میں حضور کے خطبات کا مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور دیگر مضامین پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے وہاں خاص کر آپ کی نظمیں اداریے اور دیگر مضامین بڑے ہی معیاری اور اثر انداز ہوتے ہیں۔ حضور انور اپنے خطبات میں آپ کی نظموں کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور ہر لمحہ آپ پر فضلوں کی بارش برسائے اور صحافت کے میدان میں ایک ایسا مقام عطا فرمائے جس پر آنے والا وقت ناز کرے۔ خاکسار بھی بسا اوقات شاعری کے میدان میں قدم رکھنے کی کوشش کرتا رہا ہے اور گزشتہ چار سال سے خاص طور پر کوشش کر رہا ہے۔ بعض نظمیں حضور نے بڑی پسند فرمائی ہیں۔ اور خاکسار کی حوصلہ افزائی بھی فرماتے ہیں اور اپنے خط میں اپنی خوشنودی کا اظہار فرماتے ہیں۔ جشنِ تشکر کے سلسلے میں ایک طویل نظم لکھی ہے جو اس خط کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ اس کے علاوہ کچھ اور بھی مواد میں نے دوران اسیری کے تجربات کے متعلق ڈائری میں لکھا ہے۔ الفضل کے مطالعے نے سزائے موت کی کوٹھڑی میں مجھے بڑا حوصلہ دیا۔ خاص کر ملفوظات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا مختصر متن میرے لئے بڑا ہی تقویت ایمان کا باعث بنتا رہا ہے۔"

محترم پروفیسر ناصر احمد صاحب! ہم سب کی دلی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم جلد از جلد آپ کو ایک آزاد شہری کی صورت میں دیکھنے کے متمنی ہیں۔ نظم اور نثر کے متعلق اجازت دیں تو ایک بات کہوں۔ اور وہ بات یہ ہے کہ نثر اور نظم دونوں یکساں اہمیت کی حامل ہیں۔ نثر نظم سے زیادہ تخلیق کی جاتی ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اچھی نثر بعض اوقات نظم سے بھی زیادہ متاثر کرتی ہے اور وضاحت کے لحاظ سے بھی میدان کافی وسیع ہوتا ہے آپ نے جو دوران اسیری کے حالات لکھے ہیں وہ یقیناً نثر میں ہی ہوں گے۔ اور خدا نے چاہا تو وہ اپنا مقام پیدا کر لیں گے۔ مقبولیت کے اس درجے پر پہنچ جائیں گے۔ جس سے قاری بھی خوش ہوتا ہے اور لکھنے والا بھی۔ جہاں تک نظم کا تعلق ہے یا تو سیدھی سادی آزاد نظم ہو جیسا کہ آج کل رواج ہوتا جا رہا ہے۔ اگرچہ اس میں بھی ایک ترنم کی ضرورت ہوتی ہے یا پھر پابند نظم ہو تو کسی مصرعے یا کسی شعر کا وزن تو ہرگز نہیں ٹوٹنا چاہیئے۔ اس کے لئے سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ ایک مصرعہ کہہ کر انسان اسے گنگنائے اور اسی گنگناہٹ کی لے پر باقی مصرعوں کا وزن قائم رکھے۔ اگر کسی جگہ یہ محسوس کرے کہ گنگنانے میں مشکل پیش آرہی ہے تو اسے یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ وہاں وزن ٹوٹتا ہے اور مصرعہ پوری طرح درست نہیں ہے۔

بہر حال میری یہ گذارش ہے کہ آپ نثر کی طرف توجہ دیں۔ خدا نے چاہا تو آپ نہایت مقبول نثر لکھنے لگیں گے

● مکرم مظفر احمد صاحب دلاور! ہم ممنون ہیں کہ آپ نے الفضل میں شائع ہونے والی نثر اور نظم کی دل کھول کر داد دی ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ پچھلے دنوں ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی جو بہت عمدہ تھی۔ میری طرف سے انہیں مبارکباد پیش کر دیں ہم اس خط کی اشاعت کے ساتھ محترم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد صاحب کو مظفر احمد صاحب دلاور کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

● محترم چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک لکھتے ہیں:۔

آپ نے اپنے ایک حالیہ اداریے میں فرمایا ہے کہ جو بات پوچھنی ہو ضرور پوچھیں۔ اس سے حوصلہ پا کر عرض کرتا ہوں کہ جب نماز کے اختتام پر سلام پھیرتے ہیں تو جن لوگوں کو سلامتی اور رحمت کی دعا دیتے ہیں۔ وہ کون ہیں۔ نیز یہ کہ التحیات میں اپنے پر سلامتی اور عباد الصالحین پر سلامتی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلامتی کی دعا پڑھتے ہیں ان دعاؤں کا مذکورہ بالا دعاؤں سے کوئی تعلق ہے یا نہیں۔ امید ہے آپ اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود اس پر روشنی ڈال کر احسان مند فرمائیں گے۔ نیز الفضل کو نیا رنگ دینے پر ہدیہ تبریک قبول فرمائیں۔ اب تو چاہیے رات کو گیارہ ساڑھے گیارہ بجے وقت ملے پوری الفضل پڑھ کر سونا پڑتا ہے۔ ورنہ معمول نامکمل رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو مزید بیش از پیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے"

محترم ورک صاحب! آپ کے سوال کا جواب ایک عالم دین سے حاصل کر کے آپ کی خدمت میں بھجوایا جا رہا ہے۔ امید ہے آپ گاہے گاہے اپنی خیریت کی اطلاع دیتے رہیں گے۔ اور اسی طرح جو بھی سوال آپ کے ذہن میں آئے وہ ہمیں تحریر فرماتے رہیں گے۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے ہر سوال کا جواب آپ کی خدمت میں بھجوایا جائے۔

● مکرم ایم۔ اے حلیم صاحب جھنگوی نے اپنے ایک حالیہ خط میں ایک بہت اچھا سوال اٹھایا ہے سوال یہ ہے کہ بعض اوقات تخلص سے پہلے صاحب لکھا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات بعد میں۔ کسی جگہ مولانا غلام باری صاحب سیف ہے اور کسی جگہ مولانا غلام باری سیف صاحب۔ مولانا سلطان محمود انور صاحب یا سلطان محمود صاحب انور۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ ان میں سے درست کون سا ہے۔ صحیح طور پر کیا لکھنا چاہیئے۔

ـــ مکرم حلیم صاحب!

گذارش ہے کہ درست تو دونوں ہیں بعض دوست نام کے ساتھ صاحب لکھ کر آگے تخلص لکھتے ہیں کیونکہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں تخلص ایک بعد کی بات ہوتی ہے نام پہلے رکھا جاتا ہے۔ نام تو آپ کو معلوم ہی ہے۔ پیدائش ہی کے وقت رکھا جاتا ہے اور اگر اتنا ہی نام ہو تو انسان کا تشخص قائم ہو جاتا ہے۔ مثلاً نام رکھا گیا غلام باری اب آپ غلام باری کہہ کر ایک خاص شخص کی طرف اشارہ کرتے ہیں سیف کا تخلص انہوں نے خود رکھا۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ غلام باری کو پورا نام سمجھیں یا غلام باری سیف کو پورا نام سمجھیں۔ اگر آپ نے غلام باری کو پورا نام سمجھا تو غلام باری کے آگے صاحب لکھا اور اگر آپ نے سیف کو نام کے ساتھ ہی ملا دیا تو آپ کہیں گے غلام باری سیف صاحب۔ ہیں دونوں درست لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ تخلص سے پہلے صاحب کا لفظ لکھیں۔

● محترم عبدالرحمٰن صاحب مصری شاہ لاہور سے لکھتے ہیں۔ آپ کے زیر ادارت آنے سے اخبار الفضل کو جو نئی زندگی ملی ہے اور اس کے ساتھ اس کی چہل پہل میں ایک قسم کا تنوع بھی پیدا ہو گیا ہے۔ اس نے اخبار کی دلچسپی میں اضافہ کر دیا ہے

محترم عبدالرحمٰن صاحب! ہم آپ کے خط کو محفوظ کرنے کے لئے اسے شائع کر رہے ہیں۔ آپ کی نوازش کہ آپ الفضل میں ایک نئی زندگی محسوس کر رہے ہیں اور آپ نے اس کے تنوع کو پسند فرمایا ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں وہ توفیق دی ہے جس نے بہت حد تک الفضل کو مقبولیت عطا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ ہمارے لئے۔ الفضل کیلئے اور الفضل کے تمام قارئین کے لئے دعا کرتے رہیں۔

● مکرم غلام محی الدین صاحب صادق کراچی سے لکھتے ہیں۔ الفضل میں آپ کی نظمیں اور غزلیں ہمیشہ پڑھتا ہوں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے قلم میں ایک روانی بخشی ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ آپ کا ایمان افروز کلام پڑھ کر دل کو عجیب قسم کی لذت کا احساس ہوتا ہے۔ میں نے اپنے پہلے خط میں بھی عرض کیا تھا کہ میں نہ تو اپنے آپ کو شاعر سمجھتا ہوں نہ ہی رموزِ شاعری پر کوئی دسترس حاصل ہے۔ بس آپ جیسے بزرگوں کا کلام دیکھ کر دل میں خواہش اٹھتی ہے کہ حصول ثواب کی خاطر کچھ کرنا چاہیئے۔ اسی جذبہ کے تحت کچھ لکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔

ـــ محترم صادق صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ نظم کا معیار اچھا ہو تو وہ بھی بہت اچھی بات ہے لیکن جس جذبے کا آپ نے اظہار کیا ہے وہ نظم کی برائی سے بڑھ کر اچھا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ جذبہ ہی ایک ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ آپ حصول ثواب کے لئے لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لکھتے بھی بہت اچھا ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ آپ احمدیت کے اس شعبے کی بھی بھرپور خدمت کر سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

● مکرم نذیر احمد صاحب خادم! آپ کا مضمون صحت و صفائی سے متعلق مل گیا ہے۔

اسی سلسلے میں ایک ڈاکٹر صاحب نے بھی ہمیں ایک نہایت مفصل اور مفید مضمون بھجوایا ہے ہم پہلے وہ شائع کریں گے۔ پھر کسی وقت اگر خدا نے چاہا تو آپ کا مضمون بھی الفضل کے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ آپ کے خطوط سے یہ بات معلوم کر کے ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ آپ نیکی کی باتیں اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ اور ان پر عمل کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ نہایت اچھی بات ہے گویا آپ اپنی نیکیوں میں گھر والوں کو بیوی بچوں کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ اگر سب ایسا کریں تو یقیناً معاشرہ بہت بہتر بن سکے

● مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مبشر سیرالیون!

آپ کی طرف سے جشن تشکر کی مبارکباد ہمیں ملی۔ ہم آپ کے ممنون ہیں۔ یہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اس قسم کی مبارکباد بہت سارے دوستوں کو ارسال کی ہے۔ دراصل ایسی باتوں کو پھیلانے کا بہت ثواب ہے۔ اور آپ نے اس ثواب کو خوب خوب سمیٹا ہے۔

● مکرم عبدالرشید صاحب بھٹی میرپور خاص سے لکھتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بفضل تعالیٰ بخیریت ہوں گے۔ الفضل کے اجراء پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مذکورہ روزنامہ آج کل ہماری روحانی تشنگی کو بجھا رہا ہے۔ بہت قیمتی مواد آپ کی زیر نگرانی چھپ کر احمدی احباب تک پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔ میں بغیر کسی مبالغے سے لکھ رہا ہوں کہ الفضل کا معیار ہر لحاظ سے بہتر ہے اور آپ کی قابلیت سے پوری جماعت فائدہ اٹھا رہی ہے۔ آپ نے آج کے دور کے ساتھ روزنامے کو متعارف کروانے کی بھرپور سعی کی ہے۔ اداریے اور مضامین حد درجہ بہتر ہیں۔ ملفوظات کی سیلیکشن یعنی انتخاب کا تو کوئی جواب نہیں۔ ۲۹ جون کا الفضل میرے سامنے ہے جس میں دو گروپ فوٹوز ہیں مگر صاف طور پر نظر نہیں آ رہے۔ اگر آج کے سائنسی دور میں ان میں بہتری آ جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو جماعتی مساعی کو تصویری رنگ میں جماعت تک پہنچائیں جس سے ایمان میں تازگی ہو گی۔ براعظم افریقہ اور دیگر ممالک کا مختصر سا جماعتی تعارف شامل ہو جائے تو بہتر ہو گا۔ آپ نے نئے لکھنے والوں کو حوصلہ دیا ہے۔ خاکسار آئندہ خط کے ساتھ اپنا ایک مضمون ارسال کریگا اسے بہتر پائیں تو اشاعت کر دیں۔

مکرم بھٹی صاحب ہم آپ کے مضمون کا انتظار کرینگے اور خدا نے چاہا تو آپکا مضمون الفضل میں ضرور شائع ہو گا

● مکرم ابرار احمد صاحب سکندر نے کراچی سے لکھا ہے:

"حضور انور کی نظم "ہم آن ملیں گے متوالو" پڑھی عجیب سی خوشی اور غم کی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نے بھی اس نظم کو پڑھ کر چند اشعار کہے ہیں۔ آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔

ابرار صاحب نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنے سلسلے کے متعلق پوری پوری واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ عقائد کے متعلق بھی اور جماعتی کارکردگی کے متعلق بھی تاکہ وہ پوری طرح سے آگاہ رہیں۔ کہ احمدیت کیا ہے اور دنیا میں کیا کام کر رہی ہے۔ اس سے کس طرح لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

● مکرم قاضی نذر محمد صاحب گوجرانوالہ

الفضل میں ایک شائع شدہ نظم کے متعلق لکھتے ہیں کہ اس نظم نے ہمارے دلوں کی صحیح ترجمانی کی ہے۔ جیسا کہ دیگر متعدد نظمیں بھی کرتی ہیں۔ میں آپ کو ایسی جامع اور خوبصورت نظم کہنے پر مبارکباد دیتا ہوں میں کس کس مصرع پر داد تحسین پیش کروں۔ آپ نے تو خوبصورت موتیوں کے ڈھیر لگا دیئے ہیں۔

محترم قاضی صاحب! آپ سے درخواست ہے کہ الفضل کے لئے اور الفضل میں شائع ہونے والی نظموں اور مضامین لکھنے والوں کے لئے دعا کرتے رہیئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم حقیقی معنوں میں جماعت کی خدمت کر سکیں۔

ثواب کے حصول کا بہترین ذریعہ

زیادہ سے زیادہ ثواب کے حصول کا بہترین ذریعہ خدمت خلق ہے۔ اطفال رخصتوں سے فائدہ اٹھا کر زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کے کام کریں۔ مثلاً ہمسایوں کو سودا سلف لا کر دینا کمزوروں کا بوجھ اٹھانا، مریضوں کی عیادت کرنا، مسافروں کو راستہ بتانا، اور راستے سے تکلیف دہ اشیاء کا دور کرنا وغیرہ

خدا تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کے کام کرنے کی توفیق دے

(سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

- مکرم میاں غلام احمد صاحب فیصل آباد کے والد صاحب رومانیہ میں بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔
- مکرم عبدالحی صاحب عابد دارالرحمت غربی ربوہ کی والدہ سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔
- مکرم مبارک اسماعیل بٹ صاحب آف بریان کا بیٹا زاہد اسماعیل بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔
- مکرم خادم حسین رند صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ دل بیمار رہیں

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

۱- خاکسار کے ماموں مکرم شیخ عبدالقادر ابن مکرم شیخ سکندر علی جو فیصل آباد میں موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ عید سے چند دن قبل اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے

(محمد ارشد نائب قائد مجلس واہ کینٹ)

۲- مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی زاد ہمشیرہ کے خاوند برادرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ابن مکرم قاضی محمد منیر صاحب راوی روڈ لاہور دل کا اچانک دورہ پڑنے سے مورخہ ۲۳ جون ۱۹۸۹ء بعمر ۵۷ سال وفات پا گئے ہیں۔ نہایت ہی نیک اور ملنسار طبیعت کے مالک تھے۔ اپنے پیچھے چھوٹی چھوٹی چار بچیاں اور ایک چھوٹا بچہ اپنی یادگار چھوڑ گئے ہیں۔ موصوف موصی تھے لہٰذا بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی۔

ان کی وفات کے پورے سولہ دن بعد مورخہ ۹ جولائی کو مکرم ڈاکٹر صاحب کے خسر اور میرے پھوپھا مکرم ملک عبدالحمید صاحب ابن حضرت مولوی مہر دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بعمر ۸۵ سال بھی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ وہ ایک دعا گو انسان تھے آپ کا جنازہ آپ کے بیٹے مکرم کرنل عبدالمجید صاحب اور دوسرے تینوں انجینئرز بیٹے عزیزان ملک عبدالرشید صاحب۔ ملک عبدالحفیظ صاحب اور ملک عبدالوحید صاحب لیکر ربوہ آئے۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ نے بھی بہشتی مقبرہ میں ہی جگہ پائی۔

خاندان پر یکے بعد دیگرے اسطرح ان دو صدمات نے غم کا گہرا اثر ڈالا ہے ہر فرد ہی غم کی شدت سے نڈھال ہے۔ ان سب کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وفات پانے والے دونوں عزیزان کے درجات بلند فرمائے نیز ان کے تمام عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر قدم پر ان کا خود کفیل بنا رہے۔

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲ جولائی ۱۹۸۹ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔

یہ بچہ مکرم چوہدری نور محمد صاحب چیمہ سابق صدر جماعت احمدیہ چک ۵۲۳ E-B ضلع وہاڑی کا پوتا اور مکرم چوہدری نذر محمد صاحب ظفر چیمہ کا نواسہ ہے

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

(محمد غضنفر چیمہ انسپکٹر مال)

نمایاں کامیابی

عزیزم احسان اللہ ابن مکرم انعام اللہ اختر ایس۔ ای (واپڈا) نے میٹرک کے امتحان منعقدہ لاہور بورڈ سے ۸۵۰/۷۲۷ (سائنس گروپ) نمبر حاصل کر کے سکول میں طلباء و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے قبل عزیزم مڈل کے امتحان میں بھی اوّل پوزیشن اور وظیفہ حاصل کر چکا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے مبارک کرے اور عزیزم کو دین و دنیا میں مزید ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

• پاکستان اور ایران دفاعی میدان میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے تہران میں ایک سمجھوتے پر دستخط ہوئے جس کے تحت دونوں ملک فوجی تربیت اور دفاعی صنعت میں تعاون کو فروغ دیں گے۔ مشترکہ دفاعی منصوبے شروع کرنے پر بھی غور کیا گیا۔

• وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مہاجروں کو سندھ سے کوئی نہیں نکال سکتا اور سندھیوں کو بھی صوبہ چھوڑنے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ کر سکتا۔

• اسلامی جمہوری اتحاد کے سربراہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر نواز شریف نے قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی سے طویل ملاقات کی۔ انہوں نے مرکز اور صوبوں کے درمیان محاذ آرائی اور دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا۔

• مرکز اور پنجاب کے درمیان واپڈا کے مسئلے پر بھی تنازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ پنجاب کی حکومت نے واپڈا کی عمارتوں کا پراپرٹی ٹیکس طلب کیا ہے جبکہ مرکزی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ سرکاری محکمہ ہے اس لئے ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

• سری لنکا سے بھارتی فوجوں کی واپسی ان کی پارٹی کے صوبائی وزراء استعفیٰ دے دیں گے۔

• وزیر اعظم نے سندھ میں بارش سے متاثرہ افراد کی مدد کے لئے فوری طور پر ۸ کروڑ روپے بطور امداد دیئے ہیں۔

★ پنجاب کے صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ ڈاکٹر افضل اعزاز نے کہا ہے کہ ٹرانسپورٹ کے محکمے میں ساڑھے سات ہزار کارکن بیکار اور فالتو ہیں۔ ان میں سے بعض حاضری بھی نہیں لگاتے اور مہینے کے بعد صرف تنخواہ وصول کرنے آ جاتے ہیں۔

★ امریکہ کے ایک خصوصی ایلچی برائے افغان تحریک مزاحمت مسٹر پیٹر ٹامسن نے کہا ہے کہ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ افغان عوام دس سالہ جنگ سے تنگ آ چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجاہدین کو اب بھی دیہی علاقوں میں لوگوں کی حمایت حاصل ہے۔

★ میجر جنرل (ریٹائرڈ) خورشید علی خان کو پرتگال میں اور لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) محمد صفدر خان کو مراکش میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

★ امریکی جریدے واشنگٹن پوسٹ نے لکھا ہے کہ اب افغان عوام کا رویہ تبدیل ہو رہا ہے اور وہ نجیب حکومت کو برداشت کرنے لگے ہیں۔ افغان عوام ملک میں غذائی قلت کا ذمہ دار افغان مجاہدین کی ناکہ بندی کو سمجھتے ہیں۔

ضرورت ہے

ہمارے ادارہ کو ایک کیشیئر کی ضرورت ہے۔ اکاؤنٹ جاننے والا قابل ترجیح ہوگا۔ درخواست اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

مینجنگ ڈائریکٹر
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ ربوہ

فون نمبرز: سیلز آفس ۷۷۱ کلینک ۶۰۶

اعلان داخلہ
گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ کے سال اوّل (میڈیکل، پری انجینئرنگ اور آرٹس گروپ) میں داخلہ کے لئے درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۳ اگست ۱۹۸۹ء ہے درخواست کے ساتھ مندرجہ ذیل کاغذات کی مصدقہ نقول لف کریں۔

۱۔ دوسرے بورڈ کی طالبہ علم ہونے کی صورت میں مائیگریشن سرٹیفکیٹ۔
۲۔ میٹرک کی سند کی ۲ عدد فوٹوسٹیٹ کاپیاں
۳۔ کیریکٹر سرٹیفکیٹ

فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ ۸ اگست ۱۹۸۹ء ہے۔

پرنسپل
جامعہ نصرت

ہمیں آپ کی تلاش ہے

اگر آپ علمی دینی ذوق کے حامل ہیں۔ تاریخ مذاہب سے شغف رکھتے ہیں اور تحریکات مذہبی کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں آپ ہی کی تلاش ہے۔

مدعیان مہدویت مختلف ادوار اور مختلف علاقوں میں پیدا ہوتے رہے ہیں۔ دین حق کے متلاشی کو اس جائزہ سے جادۂ مستقیم کا تعین کرنے میں بڑی مدد ملے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس تاریخی جائزہ کی تکمیل میں ہماری مدد کریں۔

اس سلسلہ میں انعامی رقم ۲۵۰۰ روپے مقرر ہے۔ مگر معیاری مقالہ پیش کرنے کی صورت میں اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے مزید تفصیلات کے لئے ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن سے فوری طور پر رجوع کریں۔

ہمیں آپ ہی کی تلاش ہے۔

سیکرٹری
(فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ڈاک کا لفافہ

احباب مطلع رہیں کہ یکم جولائی سے ڈاک کے لفافے کی قیمت اسی پیسے کی بجائے ایک روپیہ ہو گئی ہے

الہدیٰ ماڈل کالج
دار النصر غربی۔ ربوہ

گیارہویں جماعت ایف۔ اے، ایف۔ ایس۔ سی (پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ) میں داخلہ ۷ اگست ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگا۔ خواہش مند امیدوار پروویژنل سرٹیفکیٹ اور تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو ہمراہ لائیں۔ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے کے دوران مل سکتا ہے۔

پرنسپل۔ الہدیٰ ماڈل کالج۔ ربوہ

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ
پر
حکیم عبد الحمید اعوان

ہر ماہ کی ۵۔ ۶۔ ۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد ویٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے۔

مینیجر ـــــ مشہور دواخانہ
نزد ویٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶

کمزوری نظر کورس
EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر دُور کورس
MYOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

کمزوری نظر مطالعہ کورس
READING EYESIGHT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

بھینگاپن کورس
SQUINT COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۰/-

دو نظری کورس
DIPLOPIA COURSE
۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/-

آنکھوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر ۳/- کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیورٹو میڈیسن کمپنی۔ ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱ / کلینک ۶۰۶ / رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷